رجسٹرڈ نمبر اے ۷۶۳



توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں ۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے ۔ بے تمیز مضامین نہیں ہوتے ۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ہنسی کے امور پر خود ہنستا ہے ۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کر رہے ہیں ۔ اودھ پنچ صرف زبان کی صناعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے ۔

(۲) قیمت کی زیادتی نہ دیکھنا چاہئے ۔ منیجر کی کی پرچہ پڑھ جائیے اسلئے کہ ہر صورت میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت ۔ زمانے کی بہاریں بے روک رعایت لکھنا ۔ چیں صحیح حالات و واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی ادبی پر نظر رکھیے ۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے رسالے میں نہ ملے گا ۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات و قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے ۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی ۔ یہ ضروری شرط ہے ۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا ۔ اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے ۔

(۴) نمونہ ارزاں کر معلوم ۔ ہونا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے ۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں ۔ اور دوسرے پرچوں میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں ۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ اسکو تا تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر مزید قیمت ادا کر کے آپ مدت خریداری کو ایک سال بھر بڑھا سکتے ہیں ۔ ورنہ ۔ منیجر ۔ سلامت ۔ بہر حال ایک مشہور رسالہ کا پرچہ بطور نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے ۔

(۵) طالبان ۔ وقت ۔ اگر قیمت ۔ ادا کر نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ خود ۔ سے قیمت ادا کریں اور اسی طرح اپنے نام ایک ساز کے ہیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں ۔ دام ودرم نہیں تو قدمی کوشش سے ۔ کا فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادداری یا تیمی کا واسطہ دینا فلاکت حیثیت ہے ۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں ۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ خرد ہوجاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار ناب نامہ تیرہ نام ضرور آتے ہیں ۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں سے دور لگانے پر بھی منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ طلب کیا جائے ۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے ۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا ۔

(۷) یاد رہے جلد ختم ہو جانے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی نمبر روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ آوے تو وہ نمبر آئندہ بھی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے ۔ لہذا جو خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی حرفیہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانہ سے حاصل کرلی جاتی ہے ۔

(۸) جن اشتہارات و مطبوعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی جانب پر لکھے جائیں ۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو فقط ۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوتا ہے ۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۱۲

مضامین ...

یکم اپریل [illegible]

سلسلۂ فریبِ محبت

روایت ہے کہ خواجہ جلیل ... کے صاحبزادے ایک کہانی ... اگلے دنوں میں ایک جھگڑا ہوا تھا کہ ... اب ... باغ میں ... عاشق کی ... کہ ... مطلب ... گذر گیا ... عرض ... مطلب ... جب کسی ... کی ... تحریر ... غرض ... ضروری شرط۔

ایک گاؤں میں کھیت ... کسان ... تھا اور مضافات میں ... وہ خیمہ ... لگاتار ... جب دیکھنے ... کسان کے ... پر ... ایک ... اور ... کہا میاں! ... ذرا ... اور ... بھی ... میں ... ایک روز ... بہت نقصان ہوا اور کسان ... ساتھ ... گئیں ... اچھا ... ایک ... کسان نے جواب دیا ... کھیت کا ... کھیت ... ہے ۔

منزلِ عشق کی راہیں کبھی ...
خضر کیا جانیں ... والے

... کسان ... ہر ... کا ... کے ... دیکھیں ...

کھیت ... ۔ ... کھیت میں ... عاشق ... گئی ہو۔ شاعر کہتا ہے ؎

فروغِ حسن ... گل
کہ ... عندلیب شیدا را

گل کی ... نکال ... فریب ... ہیں ... خیال ... ہو۔ یہاں ... گیا ... ہی ... کی۔ ... کہا ... گھر ... کھیت ... کی ... کھلاتا کہ فریب ؎

گندم ... جَو ... نصیحت بہت

... خواب ... تھا عاشق محبت ... نظر ... کے ... کبھی ... عاشق ... عشق ... کرتی ہیں ... عاشق ... ہو گیا۔

دیکھئے ... فریبِ محبت حقیقی ... اور ... پیدا ... کرے ... محبت ... ہو گیا۔

دنیا ... فریبِ محبت کی ... محبت عاشق کا ... کی ضرورت ... کی حاجت ... خوش ... نظام ... محبت ... ہیں ... کہ ...

... محبت ... عاشق ...

فرض ... عشق ... ایک ... عاشق ... ارشاد ... کیا ... عاشق ... غزل ... شاعر کہتا ہے ؎

وہ ... گوارا ... کی
ہم ... سے نکلا

... اور ... ہیں ... تمام ... ہیں ؎

چلو ... اچھا ... کیسی!
... بہتر ... کیا!

... مصاحب ... عاشق ... نہیں ... خلافت ... عاشق ... اور ... محبت ... ہے ... کرے ... پورا ... ہو گیا ... جو ... ہندوستان ... عاشق ... کے ... ہیں ...

کرتی ہے۔ مگر ذوق کی ترنگ کا کوئی ٹھیک ہے۔ بالآخر عاشق کو صد ہزار ہا جتن کی تمہید میں شرکت سے مستی اور رقابت کا جواب دیا۔ سو میں ادھر۔ محبت کا دعویٰ۔ ہوکر بھی وہ بیرخت بیٹھائیں۔ یہ حضرتِ غم جو جوگی۔ رانی ذاتِ عالم بحیب بحیب جانا کھل ہوا ہو سو سہ شرافت جبکہ میں ایک کے سوا مدحت

۔ مثال بھی پیش ہے جو یہ ہے

آں پارساں ما بیست ودل بر داشتن
کار عاشق نیست دل بر دادہ بر داشتن

باں یہ ممکن ہے کہ سو بہ بیٹا کو دست محبت پیشہ ہو۔ جیسے پروانہ۔ جو عکس میں سے دماغ کا عاشق نہیں ایک شمع کی طرح ہو کر قدموں پر بگڑ کو گرنے لگے۔ سعدی شیرازی نے کہا ہے

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

مومن خاں نے اپنے عشق کو پروانے کی ہوبہو فریب کا سا دکھائی ہے

پروانہ بنا سیر جلنے کو دکھا دو
محفل ہے کوئی شمع بولی جلنے کو جاں

یک گلام شاعر کہتا ہے

عشق ہو کہ بولے اور سے اور ہم سے شعار ہی کچھ اور
شمع جب لے کو جلاتی ہیں سب ہم اور کچھ ہے

سچ پوچھیے تو پروانہ صاحب کو شمع سے محبت عاشق ہیں نہیں۔ ایک عشق دیکھیں ستانے دو قربت اب ہے۔ غالباً دن کو ایک بہار سالی ہوئی یو جو شرکے رہ جاتے ہیں لگے۔ گرشتہ لاکھ ہو اشمع کی لو ہوس ہوس مرگ انجام کے بل بیٹھا ہے تحسین پر تحسین دیکھتا ہے۔ ذکر زاہدی صاحب فرماتے ہیں

دیکھو اس طرح کبھی دل لیتے ہیں سے جلنے
شمع کا بس نہ چلا ہم ہی جلانے سے

زہد ستیاں و گناہ کے جان دینے کا دعا وغیرہ سمجھ کے عشاق نہیں بہ وقت سمجھتے ہیں۔ بالا شک بے وقت نہیں ہیں بلکہ کسی خاص غرض کے محبت کا جواب بالاتفاق مستعید ہو۔ ممکن ہو کہ اگلی محبت دوسری طرح کا ہو جیسی بیڑے ہی زمانے میں اکثر ہوتی ہے مگر غریب سے ہم بھی خالی بھی ہیں۔ عرف عام محبت نے بالا دست جانی کر جھٹکا جھٹکا۔ ہم دفعتاً نسان میں غریب محبت کا

حال یہاں ہو گیری نہ گزرتی کو دکھایا ہے کہ بجا ہے کہ ان کی اس جاں پر۔ اسے محبت نہ ہی جاتی ہو۔ عشق کی رنگینی پہنچتی تک حسینوں کے حوال میں جتنی عشق کی وہ صاحب نہ فریب محبت ہو چکی دیکھئے۔ وہی اپنی جاتے ہو اس سو لینے کو محبت کے گرداب میں کیسے پھنسنے ہیں ۔

سعد کا عشق محبت کی وہ قربت کی گئی ہو رہی بکھا تھا جو بہر کی قربت سے دور جا ہو جاتا ہی عکس ہو کر حسن کی محبت چلی ہو اور جی اندر جاتا ہے جب دیکھتا ہے وہ صاحب بڑا جنس الفت

گر حسن سے منھ ہو جائے تو انہیں پیدا ہو تو حسن ہی عیب پیدا کر دیتا ہو کہ سب ادھر سے بہ باتیں۔ یہ بھی ایک فریب محبت ہو جاتا ہے ایک زری علامت ہو کہ صاحب نے زور دے دالے۔ علاوہ ازیں اتنے حسین کبھی عاشق صاحب مار جوال دروں کی طرح نہ نظر سے۔ بڑے گرے شتے کے دوست میں وہ بے بیلگا حال کے دیکھتے نے عاشق رنج کو مجبور کیا کہ غیبی ہی انکار وہ کر دیا جانا ہے۔ وہ اسی سبب سے دل کی لذت ۔

آدہا بل ہی داں کو کل سی کھڑروں کا مجبور ہوں۔ وہ حکیم صاحب نے سر پر بٹھا کر دامن جب پیار شیر سرور کو چھوڑوں پر رنج بہا کر آ کر بس بے مرگاہ او دھنا کے دیکھ کی ناز ہو جائے گا۔ تسمہ ڈاکر وہ گی۔ وہ دو دینے نہ تھے میں نے منت فرشا سے اندر بھر آ گئے لیا۔ اور بول ابا ہے مجنوں کی بڑ ا سے لگاتے ہی بات مونی ہو جاتے ہیں وہ بسے کے بیچ زہریلے کی اچھی طرح کھیا سکتا ہو سختی وقت جو دوا کی بھی کے سر پر جوڑ جائے ۔

لیلیٰ نے خوشی خوشی سر پر لگا لیا۔ مجنوں کا کھوا اور گزرا تھا کہ تمبر تک ہوا جال دینے لگے لیلیٰ مرد کے جلنے کی محل میں بیٹھی کرتے ہیں دو قدم آتش کھلا کھا گوا۔ پیکوں کا جنگل جلا کر جھنڈی سے صاف۔ وہ بول کے نہ نظارت جا کر کھیڑ کی دہلی میں کا دہ۔ پوتے ہیں سر سازش کی ذہل زیادہ بہ سہ ہوا کاروبار کا کل بڑا۔

کی طرف ماتروں کی تحسین ہی ہیں۔ داد ستر پر پیشتر تھا ہنگامی عالی کر بن ہو شہر اول: "مقاماتِ مہ دکان دکا" غلام سے ہی تمرکے آ کر آ جاؤ سمجھتا ہوا۔ جلسے کی رنگ رنگی وہ گرمی جوش لگا ہوا۔ مختصر یہ کہ بیگم صاحب بی اللہ اجابو کے دونوں جوئی عشق کا اکو کسی دم

دو دنوں کی تحسین ہی ہیں بنانے۔

اگر اپنا کا دل پا کا حسن ابلی رہتا ہے تو عاشق کا نقش رہا کو دیکھیں جب نظر کے بیچ ہی سے بچا کر ہیں۔ ان کو کے کمال میں فریب محبت کا رنگ پڑچکا جب کی قدرت کے عاشق اندھا نہیں ہوا ایب تماشا ہی نہیں۔ بیگم اجھل ان میں سے جو دست اپنا بیچ وہ صاحب تحسین ذرہ نہ کی کہیں حسن نا کو کر سکیں۔ اگر شیشے کی آنکھیں خدا کی نہیں عادت کی نہایت سے عاشق کا دل بھلاتی

ہو عشق کی دوات اپنے عشق کا عیب چھپاتے ہیں مگر وہ لیلیٰ خود سبھی ہیں کہ شیشے کی آنکھوں میں وہ کشش نہیں معشوق داغوں میں دو وہ بھی نہیں۔

مکر وجد سے غریب آپ کے واسطے ایک خاص قانون کی جو کوئی ہو سر پر حضرت عشاق کی خاطر اصل ہیں۔ بالآخر حضرت غریب محبت۔ جنہیں کہ اس کو انشاء یہ قانون منظور ہوئے کے ہندوستانی یکساں مفید ہو گا۔ فقط

راقم
نا معلوم

احمق سازی و اخبار بازی

ندیم صاحب گزشتہ نمبر میں جناب نہ زیادہ وضاحت مگر سے کام نہیں لیا۔

حضرت کب ہو۔ وہ جہاں نا ہو یوں دل والے سمجھا محفل میں شاعر و علم سر تک ہوا کرتے ہیں ایسے حضرات آپ نے کیا سنا نہیں کہ۔ "الناس علی دین ملوکہم" جو مذہب بادشاہ کا وہی رعایا کا۔ دوسرا مقولہ تو عرب کہ سلطان بہ بہ بند و بر بند راست" اگر جی بہ ان سے بڑھ کے احمق سازی کا اثر کل دنیا میں ڈھونڈے نہیں مل سکتا۔ چپے اور کھونٹے دونے کے بچوں کو نہیں احمق زدہ سوالوں پہیلیوں کو جلاتے ہیں اور ان رسالہ تعلیمی کی باتیں کل جلائی ہیں بلکہ اخبار لیں ہمارے اپنے حاکموں کی تقلید میں احمق سازی کا طالب تو کی اور اس سے تو عیب تو اور ہیں ۔ یہ عیب بھی سلطان اپنے صحبت میں وہ عیب بھی جو حضرت شہر اپنا رگ علیہ الرحمۃ مقالے جلسہ تحفہ دیے سے حاصل ہر کے اپنے تکلف وی تقسیم کیے جو سب سلطان ہیں اپنا اطوار ہیں

ان صفتیں پاشا اور ان سا اگر ان میں بھی کچھ ہو میں
نظم و نثر [illegible] رکھے گئے [illegible]
[illegible] مسلمانوں میں جو فقط
[illegible] تو نقل [illegible] تصحیح کے
[illegible] کان ہی نہیں ؟
کہ مسلمانوں کی رسم [illegible] جب کبھی [illegible] قرآن میں
سنانے کے بعد [illegible] سے متصل [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] اصل [illegible] کے
[illegible] کا اصل ہے یہ ہو۔
[illegible] واللہ للعلاد [illegible] بالصحو والقتال
[illegible] اس [illegible] کی طرف
[illegible] عادت [illegible]
[illegible] اگرچہ [illegible] اور وصیل
کی عادت [illegible] خدا کے فضل سے [illegible]
[illegible] گیا ہے ابھی [illegible]
[illegible] اور بغیر [illegible]
قرآن کی تلاوت کے بعد۔

[illegible] سلامتی سنانے والے [illegible]
[illegible] ہیں۔
امید رکھنی چاہیے کہ [illegible] عادت [illegible]
میں بھی [illegible]
میں بھی۔ کچھ [illegible] سلامت [illegible]

نقد النقد

نمک۔

[illegible] نمک کی چند شیشیاں جناب حکیم [illegible]
مالک [illegible] استعمال کے بعد
[illegible] کے اعلان کی غرض سے بھیجی ہیں۔ بعض اشخاص کو
[illegible] اور جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یا جنہیں
[illegible] کی شکایت ہے یا
[illegible] استعمال [illegible] کے جاری [illegible]

[illegible] فرشتے [illegible] نمک [illegible]
[illegible] نمک [illegible] ہضم کرتا ہو
[illegible] اسہال [illegible] فائدہ [illegible]
ہو۔ جہاں تک [illegible] استعمال کرنے والوں کا بیان ہے۔
[illegible] استعمال میں [illegible] بعض مریض بھی
اس سے اچھے ہو جاتے ہیں اور [illegible]
[illegible] نمک [illegible]
فائدہ [illegible] ہوگا۔

قیمت فی شیشی [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] تمام کیجئے۔ ایک شاعر
[illegible] ہے

[illegible]
[illegible]

[illegible] نمک
[illegible] کیجئے۔ خوش ذائقہ ہو۔

تسکین دل

[illegible] تیل ہو
[illegible] احسان [illegible]
[illegible] حافظہ [illegible] تیل [illegible]
[illegible] خواب آور ہے۔ آنکھوں [illegible]
[illegible] طالب علم [illegible] کالج میں [illegible]
[illegible] استعمال سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ایک
شیشی [illegible] قیمت انشاء اللہ [illegible]
[illegible]

[illegible] رنگ [illegible]
[illegible] تیل [illegible]

[illegible] سالٹ
و تسکین دل [illegible]
[illegible] اشتہاری [illegible]
[illegible] گھر [illegible] نمک
کی شیشی [illegible] تیل [illegible]
[illegible] تیل [illegible]
[illegible]۔

[illegible]

شکر خدا کا [illegible] لکھنؤ [illegible]
[illegible] پنجاب [illegible]
[illegible] بے نیازی کی دلیل [illegible]
[illegible] فاقہ [illegible] کرتے ہیں [illegible]
[illegible] کے مقابلے میں [illegible]
[illegible] لکھنؤ [illegible]
[illegible] عادی ہوتا جاتا ہو۔ [illegible]
[illegible] عادت خدا سلامت [illegible]
[illegible] کئی سال سے
صاحب کی [illegible]
[illegible]
[illegible] گھنٹوں [illegible]
[illegible] ہے

[illegible] پانی کا [illegible]
[illegible] لکھنؤ [illegible] میں [illegible]

کسرٰی

پرواز خیال

خواجہ [illegible] صاحب [illegible] لکھنوی [illegible]
دیوان ہو۔ دیوان کا دیباچہ خواجہ [illegible] صاحب
[illegible] لکھنوی نے لکھا ہو۔ خواجہ صاحب کے کلام [illegible]
[illegible] لطافت سے خالی نہیں۔ [illegible]
[illegible] اس زمانے میں [illegible] بات ہو۔
[illegible] لکھنؤ سے [illegible] قیمت [illegible] سکتا ہو۔

مباہلہ

[illegible] عجیب [illegible] رسائیں
[illegible] معقول [illegible]
[illegible] نقل سے [illegible]
[illegible] ہو ہم
[illegible] اس کلام کو
[illegible] ایک اخبار [illegible]
[illegible]

تاثل پر بیدا و تقریر ہو گئی جلد سالانہ مرتب ہوئی اور زیادہ رسیدگی تو ہم نے ان کو دیکھا تو وصال سے بیزار ہوگئے۔ مقصد (اللہ مالک)
تو کیا ہے خادانی کا سرشتہ اور دل کا انکشاف خلیفہ قادیان کے دعویٰ روحانیت کی حقیقت خلیفہ قادیان کے جلال عیش کی بکھر؟

رہیں ہم بہت شخص خاص کرنے ہیں اسلئے خیال ہوتا کہ عام جلسہ ہے یا ہم وصل ہوگا مگر نہیں۔ سایہ ہما بیخبر کوئی الجھن ہی اس سے معلوم ہوا کہ اسکے اندر مجھ کو عذر قری سے کوئی دم رہیں جو ہر ایک انسان کے کسے ہیں

دماغ میں ہر خلیفہ صاحب کو شعر کو شکر ہے اور کہتا ہے کہ اسی کی نیاست کے نشہ جلال شاہ عذر کر سکتے۔

ہیں ہے

گئے جو خسر کے ملن آخر علی ہیرا
تو انسی انکا حق سایہ ہو ہمی

ساپ کے ہوا ہیں سے ملکے دیکھا ہے
عاجز دو دیکھ بڑا گیا جگاڑ ہیں

جو کسی مقام پر شعرا ہون جلال شاہ ہو ایا تھا
ت تھا۔ در سرکار انکے اور دونوں انکے جیسے ہو

عام مرتبہ کہا جاتا ہے

عام قیمت تعلق ہو ہی سالانہ جلد (دائیں) نمبر
اخبار و سالانہ تاریخ جواب اسکے نام ہو گا۔

اکل علیہ الہمار

اختر کری بیاہ اسپر کو دیکھ دل عاشق کا ہم ہی
اگر آپ کو ہی سب ہے اس شعر سے مراد ہی کو جو ل
جلال کو دل کرم ہو ہے سلسلہ ہے اسی بہ بحکم کو



(راست بیاس تاریخ سے سیدھا جا کے ہر نقطہ کو ہی)
دو سال بیاس مل ہو ہیں کوئی حصہ سے رند ہی جائیں
تو دیکھو انکار نہیں آئی تو غلط ہے اپنے کو محض کی
مقرر ہو؟

و سچ جیدر کی ساحل بیاس ۱۲ اور زبانی آج ایک
رسالہ اور کو جو خوش ہیں ہے یہ تھوڑی کی بھالتا آنکھ کا
یہاں یہ تو نہ بچہ کی ہے

نور بخش ولگیری کو آتے خلیفہ قادیان کا اعلان ہم
میں تو محبت اتنا میرا کے زیادہ مرزا ہو گا چونکہ

جبیں جلال ہمت، کل جانے کو کلی ہو۔
زخموں کا کھانا ہیں کہ چھوٹ سکتے ہیں۔ غالب علیہ
رحمت ہیں ہے

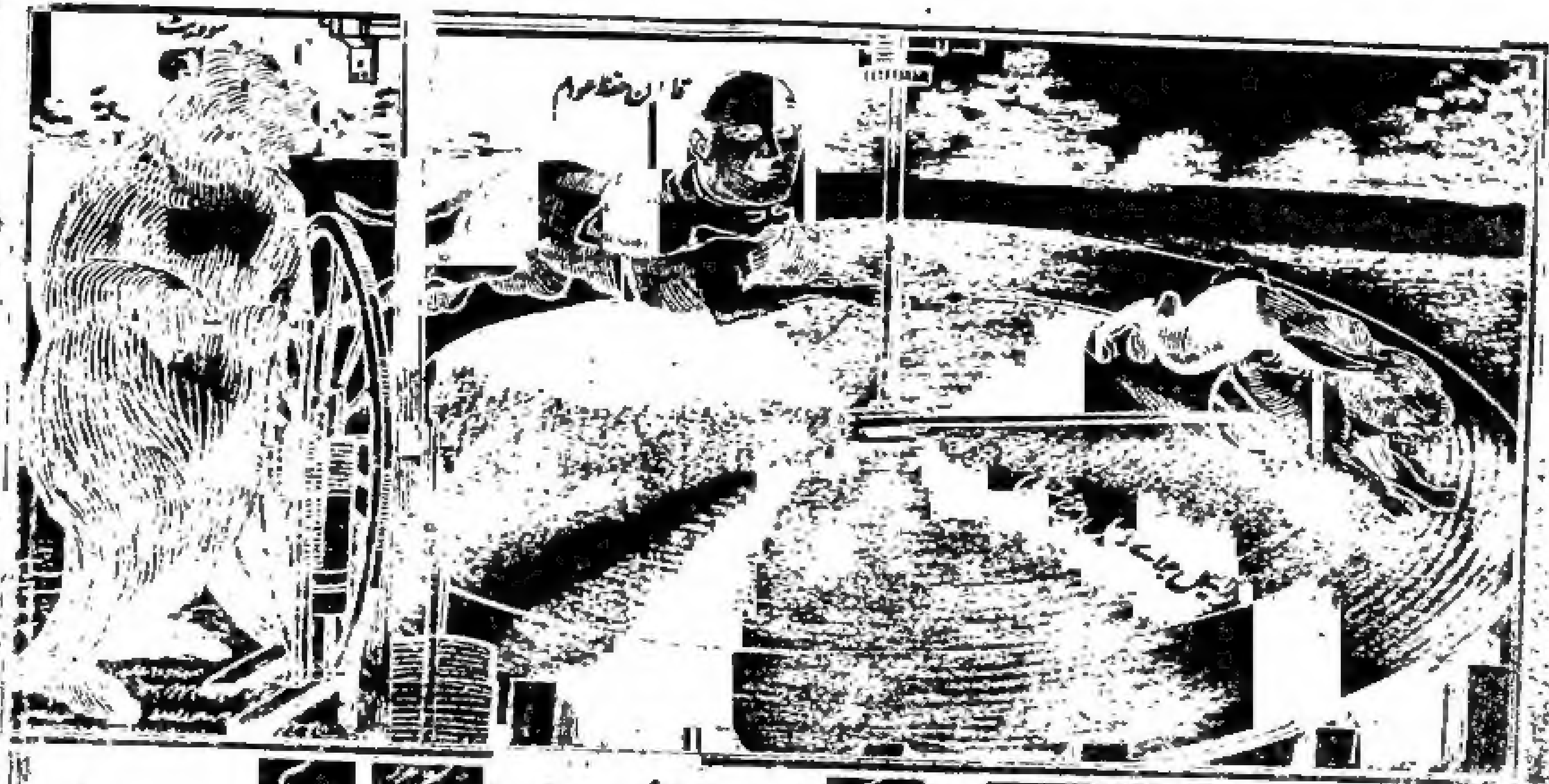
کپڑے بچتے ہیں زخموں کے ہم ناحق
آدمی کو کی چاہا دو عمر میں میں تھا

سایہ کا وجود اس مصدر کا سترکا ہو۔
ہر حال یہ مثل اپنا ہم پر امام اور الگ دیری سے خالی نہیں
سید مرزا نامدار فرماتے ہیں ہے

درجہ ہا شاہ علی کی وزیری

ہم بیٹھے کی طرح فرکات میں ہے شائع غزلوں اور سرکاری
اجرت تقاضا حضرات اپنے کرنے میں ہی ہو گئی ہے۔
ہم ہے گئے کرا ہو جہاں شہر خانے ہو گیا۔ ہم حال مجتہد
کو بیان ہو کا تیار کیا جا سکا ہے تم شہری اعظم کا
خدمت ہو نکوشی زندہ ہے۔ یہ مفصل تلاش کی اوقات
کی جاتی ہے۔

یعنی حضرت سے خدمت ہونے کے لیے کہ ہم اپنی اراد
سے اگلی کی کراد شہر کی سا خط کوئی قصہ [illegible]



انھیں دوڑا دیا ... بنا

قانون :- ٹھہر تو! مردود - میں آیا"

کھلونا :- کیس کوسی "

... :- ..... چکر ہے اور اسکا دستہ بندے کے ہاتھ میں - یا زندہ صحبت باقی"

جو صاحب چیستان کی نعلانہ یا سطر والوں کے درستی صحیح ہے خانہ سیتا مرزی صحیتا بان کہ کو دیکھے اکو ۱ انشہد معلومات ...


ز غارت چمنت بر بہار منت ہاست
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ حسن علی احمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

مولانا پنچ کی نوٹ بک

آسمان سے بیکار گرنے کا جواب

ایک محترمہ بی بی کرنیل بارکر لکھتی ہیں کہ وہ پیرس میں [illegible] موت سے حضرت آپ آکر بی بی حیران ہیں کہ کیا کریں کسی اخباری ہیڈ [illegible] سے انھوں نے یہی سوال کیا گر وہ تھا کہ یوں ہی رہا۔ جواب [illegible] کا اسلوب معلوم کرتے ہیں کہ [illegible] میں کیا ہوتے ہیں اگر اخبار کی [illegible] خود اس [illegible] سوال کا جواب یوں دیتا: [illegible] کے نیا خرچ کر لیجیے۔ اگر آپ کی کل خاوند [illegible] کچھ [illegible] تو آپ بھی اپنے [illegible] خاوند [illegible] کر دیجیے۔ ایک [illegible] اور [illegible] آدمی [illegible] خاوند کو بھی آپ کی طرف سے خاوند کے [illegible] ایک [illegible] کا قصاص لینے پر آمادہ ہوگی اور [illegible] سے [illegible] ہیں گی۔

کرنل [illegible] اب [illegible] باکرہ اور [illegible] علامت [illegible] مردوں [illegible] عجب چیز ہے آپ [illegible] ایک خاتون کی [illegible] خاتون کو [illegible] اس اتصال [illegible] کا ظاہر [illegible] ایک [illegible] سلامت موجود ہے [illegible] زندہ [illegible] ایک [illegible] خدمت انجام دیتی رہیں اور کسی [illegible] والی عورت کو عورت نہ خیال کیا وہ تو کہیے خدا بھلا کرے پولیس کا جس کے ڈر سے بڑے بڑے [illegible] جاتے ہیں اس [illegible] پھر [illegible] زندگی بھر [illegible] اور کوئی نہ [illegible] درست [illegible]

وائسرائے کا سفر انگلستان

حکایت

[illegible] سنسکرت کی ایک [illegible]

ایسی حکایتوں کے پیرایہ میں نہایت ضروری [illegible] کیے گئے ہیں چنانچہ ایک بیٹے کا حال یوں لکھا ہے۔ وہ خوبصورت ہونے کے علاوہ شطرنج کا بہت [illegible] تھا خبر کے [illegible] اپنا مصاحب خاص مقرر کیا رفتہ رفتہ [illegible] کا مالک ہو گیا دوسرے مصاحبوں کو [illegible] نے عداوت پر [illegible] عداوت کی [illegible] جانے لگے تھا تو ایک [illegible] فرمایا یہ کوئی مشکل بات نہیں [illegible] کا [illegible] ہو جائے [illegible] بہتر ہو آپ [illegible] کا [illegible] ایک [illegible] کے پاس گیا [illegible] کر کے [illegible] بارگاہ شاہی [illegible] بھیجا۔ [illegible] تھا کہ بڑی بی [illegible] بیٹے کو [illegible] بلا [illegible] بیٹے کو بڑی بی [illegible] کی اجازت دی۔ [illegible] گیا بڑی بی نے کان میں کہا [illegible] میں نے بہت دنوں سے تمھیں دیکھا نہیں تھا [illegible] آتی ہے [illegible] شطرنج کھیلو۔ [illegible] اس [illegible] مجلس میں [illegible] عجب [illegible] بیٹے [illegible] ہو گئی گر [illegible] بیٹے نے [illegible] کی [illegible] خالی [illegible] لیکن راجہ [illegible] میں کوئی [illegible] باقی رہی۔ [illegible] آخری حصہ [illegible] حضرت کا [illegible] ہے۔ آپ جانتے [illegible] بھی کبھی راجہ تھا آج غلام ہے تو [illegible] کرے [illegible] مرتے مرتے [illegible] سیاست کے [illegible] دوست [illegible] کو وزیر ہند نے بلایا ہے [illegible] میں روانہ ہو جائیں گے مقصد اس کو لندن کا [illegible] کیا جانا [illegible] وزیر ہند لاٹ صاحب کے کان میں کہیں گے [illegible] حضرت [illegible] لاٹ صاحب جواب دیں گے [illegible] سب فضل خدا ہے آپ کے [illegible] سرکشی [illegible] یہ سوال [illegible] ہوگا [illegible] راجہ اور [illegible] کا [illegible] غلام ہیاں ہندوستان [illegible]

میں [illegible] کسی [illegible] خود [illegible] بھگتوں [illegible] داد [illegible] کے ذریعے سے [illegible] جواب ہندوستان کی [illegible] ماسوا [illegible] دیوانے ہوتے جاتے ہیں [illegible] اپنی ایک [illegible] علاوہ [illegible] مستقل [illegible] ہے [illegible] خود [illegible] کا [illegible] انگلستان [illegible] ہندوستان میں [illegible] جاتے ہیں [illegible] دیکھیے [illegible] حکومت کے [illegible] آپ کو [illegible] کر [illegible] کے [illegible] زبان [illegible] پیغام [illegible] نوکری [illegible] سوال [illegible] سرکاری نوکری [illegible] اختیار [illegible] [illegible] کی جگہ خالی [illegible] منظور کر لیجیے گا۔

لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

آپ اپنی حسب منشا [illegible] سوال [illegible] ترقی تبدیلی [illegible] کے متعلق لکھ کر [illegible] ایک [illegible] لفافہ [illegible] کا خاص [illegible] صاف لکھو [illegible] حاصل کرو۔

المشتہر [illegible]

[illegible]

ہر دو بیمار اور ایک کا پلوا

"ایک نے کے معنی ہیں سو اور دو بیمار کہتے ہیں جنگنے کو قدیم اور شاہی مصطلحین بکثرت استعمال ہوا اکی کا پلوا ہوتی۔"

ایک اور صاحب دو بھائیوں کے مشترک مختار تھے۔ اگلے زمانے میں چھوٹا بھائی بڑے بھائی کو باپ کی جگہ سمجھتا اور بڑا بھائی باپ کا سا برتاؤ کرتا تھا مگر [illegible] اسلام [illegible] کے دشمن ہیں۔ [illegible] دونوں کے [illegible] احکام سے بیچارے عاجز ہو گئے۔ چھوٹے نے چپکے سے کہا [illegible] صاحب کو خبر نہ ہونے پائے بیچارے یوں کرو۔ بڑے نے حکم دیا یوں نہیں یوں کرو۔ ایک کے دل تو دوسرے کے ہات۔ آپ جانئے [illegible] اور ہندی کا چورن تیار کر لے تو فوراً [illegible] میں مبتلا ہو جاتے یعنا "ہر دو بیمار اور ایک کا پلوا" (دونوں بھائی [illegible] کے کیڑے ہیں) ادھر کا تن ادھر کیسے ہو گا۔ مثل تو ہے ہی۔ یکساں واقعات جب رونما ہونگے تو مثل کا مصداق دور دور سامنے آ جائیگا۔

آجکل کے مسلمان دو قسموں پر منقسم ہیں۔ ایک بتی روشنی والے۔ دوسرے [illegible] اور چراغ والے۔ اور کی کلی آنکھوں میں جچا ہو۔ دسے اگر ہے سائنس اسلام کی بیشکون تک [illegible] نہیں پہنچنے دیتی۔ کم نگاہی کی بیماری دونوں جانب واقع حال ہے۔ بلکہ [illegible] والوں کا تذکرہ بہت ہو چکا سر دست [illegible] بعضی کی ملاحظہ فرمائیے۔ آجتک اسلام بزبان حکمت و پیری [illegible] یہی دعوی کرتا رہا اسلام [illegible] اور نیچ قوم کے [illegible] کا آزار ہے۔ شرافت عقل و ادب پر منحصر ہے۔ نسب اور مال پر موقوف نہیں جیسے [illegible] کرنے سے ذات نہیں بدلتی۔ کوئی شریف مخلوق اگر کسی [illegible] کی جوتیاں اٹھانے پر لازم ہو تو وہ بھی کوئی بات نہیں۔ [illegible] سکتا تو [illegible] کے سمجھتا ہوں زبان [illegible] تحریک [illegible] نہیں

بھی نہیں جب [illegible] میں اصلی [illegible] کرتے ہے "ذات" پہچاننا نہیں پڑتا اور قرآن بھی یہی کہتا ہے کہ جو زیادہ متقی ہو وہی خدا کے نزدیک قابل اکرام ہو اسکے ساتھ ہی [illegible] کا تعلق دل سے ہے ہاتھ سے نہیں تو [illegible] اونچ نیچ کی قید آپ سے آپ باقی نہ رہی۔

ایک ہمعصر پیشاوری معاصر ناقل ہے کہ ایک شخص نے کسی فقیہ صاحب کے اڈیٹر سے دریافت کیا کہ نیچ قوم کو علم حدیث وغیرہ پڑھانا اور خلافت دینا چاہئے یا نہیں۔ اڈیٹر صاحب نے جواب شائع فرمایا کہ جو شخص خلافت کے لائق اور علم کا اہل نہ ہو اسے خلافت دینے اور علم سکھانے سے بچنا۔ اور علم کی قدر کرنی چاہیے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ کتوں کے منہ میں موتی نہ ڈالو۔ اور نا اہل اسلام کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کو جواہرات پہنانا۔

[illegible] ہم فقیہ صاحب کی کچھ عربی اور ہندی کی چورن یوں تیار کرتے ہیں۔ قاعدہ "ایک کا پلوا" کیا معنی کہ "نیچ قوم" سے مراد یہ وہ گروہ جو ادنی درجے کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے جوتیاں گانٹھنا کاردبی کرنا ساس کر فقون میں [illegible] اہلیت میں کوئی عداوت نہیں یا منافات نہیں۔ منافات ہوتی تو [illegible] گراموفون) اخبار کی کا نفاست بیچتے بیچتے آج معاملے روزگار کا خلیفہ نہیں بنتا۔ مستفتی سوال کرتا ہے "نیچ قوم" کی تعلیم و تعلّم سے [illegible] مفتی صاحب جواب دیتے ہیں سائل [illegible] کی حدیث سے۔ اسلام کی جان پر بجلی کی چمک نے جو آفت ڈھائی کہ یہ وہ آنرا دو۔ روزے کھا جاؤ۔ نماز کی حاجت نہیں عقد بہشت کافی ہے نکاح کا ایجاب و قبول بیکار ہے۔ کسی فقیہ سفیہ کی بھی یہی درس طرح کے معنے نازل کرتی ہو۔ اسلام "اونچ نیچ" دیکھنے والوں میں نہیں "اونچ نیچ" تو وہ دیکھے جو فراز میں راہ روی کے [illegible] سے واقف نہ ہو۔

اونچی ذات میں بھی نااہل ہوتے ہیں نیچی قوم میں بھی ماشاء اللہ ان فقیہ صاحب کی عقل میں برکت عطا فرمائے اور منہ میں دودھ ڈالے کہ آجتک [illegible] کے اہل ہی نہیں۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب [illegible] اہلیت [illegible]

روزنامہ

(آفتاب)

دہلی

زیر ادارت [illegible] دہلوی [illegible]

آب کیسا [illegible] ہے۔

[illegible] روزانہ اخبار کی برابری کے [illegible] قیمت [illegible]

ضرورت - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیوانہ

[illegible]

[illegible] نام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]